© rasailojaraid.com

تحریک ختم نبوت کی تازہ ترین صورتحال!

عبداللطیف خالد چیمہ *

آئین کی اسلامی دفعات خصوصاً تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت جیسے قوانین مسلسل عالمی کفریہ ایجنڈے کی زد میں ہیں، گزشتہ کچھ ماہ سے چناب نگر کے سرکاری تعلیمی اداروں کو قادیانیوں کو دینے کے اعلان، قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے سنٹر فار فزکس کو آنجہانی ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام منسوب کرنے کا فیصلہ، سانحۂ دوالمیال (چکوال) اور ماورائے قانون و عدالت اقدامات اور پھر قانون توہین رسالت کو غیر مؤثر کر کے بدلنے کی مذموم کوششیں بڑی تیزی سے جاری ہیں اور ہم خُدام ختم نبوت اِن کوششوں بلکہ سازشوں کے سدباب کے لیے سرگرمِ عمل ہیں، متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی پاکستان نے ان مذکورہ ایشوز کے حوالے سے بیداری کا بھرپور کردار ادا کیا، مختلف مکاتب فکر کی جانب سے صدر مملکت جناب ممنون حسین کی خدمت میں ایک خط بھی ارسال کیا گیا (جو شامل اشاعت ہے) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حسب روایت اِس مسئلہ پر یکم فروری کو اسلام آباد میں اے پی سی طلب کر رکھی ہے، جس میں اِن شاءاللہ تعالیٰ مشترکہ ومؤثر لائحہ عمل سامنے آئے گا۔ مزید برآں سینٹ کی فنکشنل کمیٹی برائے انسانی حقوق کی چیئرپرسن اور متحدہ کی سینیٹر نسرین جلیل اسرار فرما رہی ہیں کہ اقلیتوں کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے اور دوالمیال (چکوال) کی مقبوضہ مسجد قادیانیوں کے حوالے کی جائے، لیکن وہ یہ نہیں فرماتیں کہ قادیانی اپنے آپ کو اقلیت تسلیم ہی نہیں کرتے، آئین کو نہیں مانتے، ووٹ نہیں بنواتے، اپنے آپ کو مسلمان کہنے پر مصر ہیں، کیا یہ سب کچھ ایک غیر مسلم اقلیت کا حق ہے؟ کون کس سے پوچھے گا؟ کوئی ہے جو اس کا جواب دے؟ کیا یہ سب کچھ ماورائے آئین و قانون نہیں؟ ہم بھی کچھ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں، کہ قومی اسمبلی میں دست و گریبان ہونے والے، ایک دوسرے کو گالیاں دینے والے اور ملک کی دولت لوٹ لوٹ کر سیر نہ ہونے والے ہماری قوم کی رہنمائی کریں گے۔ تمام مقتدر حلقے یاد رکھیں کہ اس زندگی کے بعد ایک اور دائمی زندگی بھی آنے والی ہے جہاں سفارش صرف اور صرف جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کام آئے گی۔ اس لیے منصب رسالت و ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد کو ہم سب آگے بڑھانے والے بن جائیں اور اسلام اور پاکستان کے دشمن ناکام و نامراد ہوں۔

O......O......O

★ سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

باسمہ سبحانہ

صدر محترم جناب ممنون حسین کی خدمت میں ایک ضروری عرضداشت

بگرامی خدمت عزت مآب جناب ممنون حسین صاحب، صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جناب عالی!

گزارش ہے کہ ہم چند کارکنان تحریک ختم نبوت آنجناب کی توجہ اس عرضداشت کے ذریعہ ایک اہم ترین قومی اور دینی مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس پر غور فرما کر اسلامیانِ پاکستان کے جذبات کی پاسداری کی کوئی صورت ضرور نکالیں گے۔

پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے 1974ء میں ملت اسلامیہ کے ایک دیرینہ مطالبہ کو منظور کرتے ہوئے مفکرِ پاکستان علامہ محمد اقبالؒ کی تجویز کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو دستوری طور پر غیر مسلم قرار دے کر جہاں مسلمانوں کے متفقہ اور اجماعی عقیدہ؟ ختم نبوت کے تحفظ کا اہتمام کیا تھا وہاں ملک میں متحرک ایک ایسے گروہ کی سرگرمیوں کو بھی اس کے اصل دائرے میں محدود کر دیا تھا جسے علامہ محمد اقبالؒ نے ملت اسلامیہ سے الگ ایک خود ساختہ مذہبی گروہ او ریہودیت کا چربہ قرار دیا تھا اور جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے اس گروہ کے بارے میں اس خطرہ کی نشاندہی کی تھی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کا یہ گروہ پاکستان میں وہ پوزیشن حاصل کرنے کے لیے تگ ودو کر رہا ہے جو امریکہ میں یہودیوں کو حاصل ہے کہ ملک وقوم کی کوئی پالیسی ان کی مرضی کے بغیر طے نہ ہونے پائے۔

یہ دستوری فیصلہ دینی اور شرعی ہونے کے ساتھ ساتھ مکمل طور پر جمہوری بھی تھا کہ منتخب پارلیمنٹ نے طویل بحث ومباحثہ کے بعد یہ فیصلہ صادر کیا تھا اور اسے ملک کی رائے عامہ، تمام مذہبی مکاتبِ فکر، اعلیٰ عدالتوں اور عالمِ اسلام کے علمی ودینی مراکز کی مکمل حمایت حاصل تھی۔ مگر قادیانیوں نے یہ فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور اس فیصلے پر عملدرآمد کے اقدامات کا بائیکاٹ کرتے ہوئے دنیا بھر میں اس کے خلاف نفرت انگیز مہم شروع کر دی جو اب تک مسلسل جاری ہے اور اسے پاکستان کے اسلامی تشخص اور نظریاتی بنیادوں کے مخالف بین الاقوامی عناصر، لابیوں اور اداروں کی مسلسل حمایت بلکہ پشت پناہی حاصل چلی آرہی ہے۔

قادیانیوں کے اسی انکار اور ہٹ دھرمی کے باعث 1984ء میں ایک صدارتی آرڈیننس کے ذریعہ انہیں اسلام کا نام اور مسلمانوں کی مخصوص مذہبی علامات وشعائر کے استعمال سے قانوناً روک دیا گیا تھا اور یہ آرڈیننس ملک کی منتخب اسمبلی سے منظور ہو کر ملک کے قانون کا حصہ بن گیا تھا۔ تب سے آج تک صورتحال یہ ہے کہ قادیانی گروہ اس دستوری اور قانونی فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکاری ہے۔ اس کے خلاف عالمی سطح پر لابنگ اور منفی پروپیگنڈہ کا سلسلہ جاری رکھے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوئے ہے اور اسلام و پاکستان کے ساتھ ساتھ دستور و قانون کے اس فیصلے پر عملدرآمد کا تقاضا کرنے والے دینی حلقوں کی کردار کشی میں مصروف ہے۔ قادیانیوں کی مسلسل کوشش ہے کہ وہ دستور و قانون کو تسلیم کیے بغیر پاکستان میں اپنی سابقہ پوزیشن بحال کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور وہ مراعات اور مزعومہ حیثیت حاصل کرنے کی طرف پیش رفت کریں جس کا خدشہ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے اپنے مذکورہ بالا بیان میں ظاہر کیا تھا۔

یہ صورتحال ملک کے محبِ وطن حلقوں کے لیے تشویش و اضطراب کا باعث ہے اور دستور و قانون کی بالادستی اور حاکمیت کے بھی منافی ہے۔ ان حالات میں ضرورت تو اس بات کی تھی کہ دستور و قانون سے قادیانیوں کے انحراف و انکار کا نوٹس لیا جاتا اور پاکستان کے خلاف دنیا بھر میں ان کی منفی سرگرمیوں کا حکومت کی طرف سے تعاقب کیا جاتا۔ مگر انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ مذکورہ بالا جائز توقعات کے برعکس ریاستی طور پر قادیانیوں کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کے اقدامات سامنے آرہے ہیں جن میں قادیانیوں کے پاکستانی ہیڈ کوارٹر چناب نگر میں ان کے بھٹو دور میں قومیائے جانے والے تعلیمی اداروں کی واپسی اور قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے سنٹر فار فزکس کو معروف قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبد السلام کے نام سے موسوم کرنے کے اقدامات بھی شامل ہیں۔

ملک و قوم اور دین وملت کے ساتھ آنجناب کی محبت اور قومی سیاست میں آپ کے شفاف کردار کے باعث یہ بات ہمارے لیے صدمہ کا باعث بنی ہے کہ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے سنٹر فار فزکس کو ڈاکٹر عبد السلام قادیانی کے نام سے موسوم کرنے کا حکم نامہ آنجناب کے دستخطوں سے جاری ہوا ہے جس کا آنجناب سے شکوہ کیا جا رہا ہے۔ یہ ڈاکٹر عبد السلام کی ذاتی لیاقت و صلاحیت کا سوال نہیں بلکہ ملک وقوم کے ساتھ ان کے طرزِ عمل اور رویہ کو دیکھنا بھی ضروری ہے کہ ایک سائنس دان کے طور پر پاکستان کو ایٹمی صلاحیت سے روکنے کے لیے ان کا کردار کیا رہا ہے؟ آپ اس سلسلہ میں محسن پاکستان ڈاکٹر عبد القدیر خان سے ہی دریافت کر لیتے تو نوبت یہاں تک نہ پہنچتی۔ پھر مختلف مواقع پر وطنِ عزیز پاکستان کے بارے میں ڈاکٹر عبد السلام کے منفی ریمارکس بھی توجہ طلب ہیں کیونکہ کسی قومی اعزاز کا استحقاق صرف کسی شخص کی ذاتی لیاقت وصلاحیت کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ اس کے ساتھ اس کی قومی خدمات کو بھی دیکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اور محض مبینہ ذاتی صلاحیت و قابلیت کے عنوان سے ایک شخص کو اتنے بڑے قومی اعزاز سے بہرہ ور کر دینا ایسا ہی لگتا ہے جیسے 1757ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے بنگال پر قبضہ کی راہ ہموار کرنے والے میر جعفر کو اس کی ذاتی قابلیت وصلاحیت کی بنیاد پر خدانخواستہ پاکستان کے کسی قومی اعزاز کا مستحق قرار دے دیا جائے۔

جنابِ صدر! ہم وطنِ عزیز پاکستان کے شہری ہیں، عقیدہ؟ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد کے کارکن ہیں، اور آپ کے بارے میں ہر لحاظ سے حسنِ ظن رکھتے ہیں۔ اس لیے یہ درخواست کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں کہ آنجناب دستور و قانون

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے محافظ ہونے کے حوالہ سے قادیانیوں کے بارے میں حکومتی پالیسیوں کا سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لیں اور انہیں دستور و قانون کے دائرے میں لانے کے لیے بحیثیت صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان مؤثر کردار ادا کریں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ

- پاکستان کے اسلامی تشخص
- دستور و قانون کے تقاضوں اور
- اسلامیانِ پاکستان کے جذبات

کی پاسداری کے جذبہ کے ساتھ ان گزارشات کو سنجیدہ توجہ سے نوازیں گے اور اپنے تاثرات واقدامات سے ہمیں بھی باخبر فرمائیں گے۔ شکریہ!

کاپی ٹو

1 جناب وزیر اعظم پاکستان اسلام آباد
2 جناب وفاقی وزیر داخلہ اسلام آباد
3 جناب وفاقی وزیر تعلیم اسلام آباد

منجانب اراکین متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی پاکستان

بذریعہ عبداللطیف خالد چیمہ
سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان
69-سی، حسین سٹریٹ، نیو مسلم ٹاؤن، وحدت روڈ، لاہور
0300-6939453
16-01-2017

سید عطاء المہیمن بخاری
امیر مرکزیہ مجلس احرار اسلام پاکستان

حافظ عاکف سعید
امیر تنظیم اسلامی پاکستان

مولانا زاہد الراشدی
سیکرٹری جنرل پاکستان شریعت کونسل

مولانا عبدالرؤف فاروقی
سیکرٹری جنرل جمعیت علماء اسلام پاکستان

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ
نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان

قاری محمد رفیق وجھوی
رابطہ سیکرٹری انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان

رانا محمد شفیق خان پسروری
ایڈیشنل سیکرٹری جنرل مرکزی جمعیت اہلحدیث

قاری محمد زوار بہادر
جمعیت علماء پاکستان

علامہ زبیر احمد ظہیر
امیر تحریک تحفظ حرمین شریفین پاکستان

© rasailojaraid.com